کنز المدارس بورڈ کہ نصاب میں شامل کتاب فیضانِ تجوید کہ سوالات و جوابات

تعلیمی سال 2024+2025

فیضان تجوید سوالاً جواباً

بفیضان نظر

مدرس: استاد محترم حضرت علامہ عبد الوحید عطاری

مدنی دامت برکاتہم العالیہ (فیضان آن لائن اکیڈمی)

طالب دعا: متعلم و کمپوزر

محمد افضل رضا عطاری (باب الاسلام سندھ گھوٹکی)

(فیضان آن لائن اکیڈمی)

اپنے اسائمنٹ کمپوزنگ کروانے کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں (03136972587)

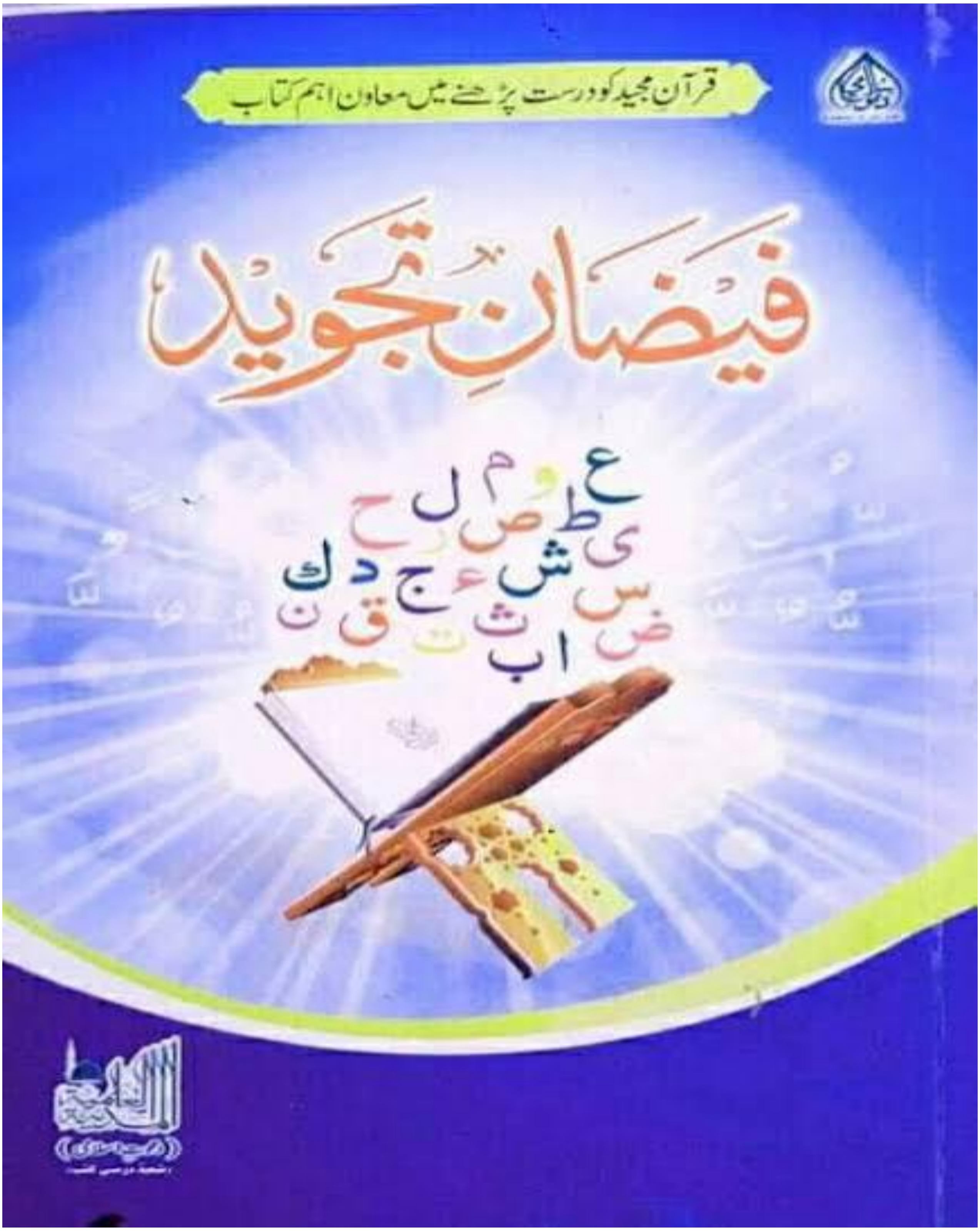

قرآنِ مجید کو درست پڑھنے میں معاون اہم کتاب

فیضانِ تجوید

ع و م ل ط ص ر ح ی ش ء ج د ك س ض ث ت ق ن ا ب

فیضانِ تجوید سوالات و جوابات

سبق نمبر 01

س: کسی بھی علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے کن کن باتوں کا جاننا ضروری ہے ؟

ج: کسی بھی علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے اِن باتوں کا جاننا ضروری ہے : علم کا نام، اس کی تعریف، موضوع، غرض وغایت، حکم اورفائدہ تاکہ اس علم کو حاصل کرنے والے طلبہ کو رغبت حاصل ہو اور اس علم کا حاصل کرنا آسان ہوجائے ۔ چنانچہ تجوید کی ابتدائی ضروری باتیں بیان کی جاتی ہیں ۔

س: تجوید کی لغوی و اصطلاحی معنی بیان فرمائیے ؟

ج: لغوی معنی سنوارنا، خوبصورت کرنا اور کسی کام کو عمدگی سے کرنا ۔

اصطلاحی معنی: علمِ تجوید '' اس علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اور ان کی صفات اور حروف کی تصحیح (صحیح اداکرنے) اور تحسین (خوبصُورت کرنے) کے بارے میں بحث کی جاتی ہے ۔

س: علم تجوید کا موضوع کیا ہے ؟

ج: علمِ تجوید کا موضوع ''حروفِ تہجی '' ہیں ۔ '' الف '' سے لیکر '' یا''تک تمام حروف ہیں جن کی تعداد انتیس ہے ۔

س: علم تجوید کی غرض و غایت کیا ہے بیان فرمائیے؟

ج: علمِ تجوید کی'' غرض وغایت'' یہ ہے کہ قرآنِ مجید کوعربی لب ولہجہ میں تجوید کے ساتھ صحیح پڑھا جائے اور غلط و مجہول ادائیگی سے بچا جائے ۔

س: علم تجوید کا شرعی حکم تفصیل کہ ساتھ بیان فرمائیے ؟

ج: علمِ تجوید کا حاصل کرنافرضِ کفایہ ہے اور قرآنِ پاک کوتجوید کے ساتھ پڑھنا '' فرضِ عین '' ہے ۔ حضرت علامہ مُلاّ علی قاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری فرماتے ہیں : اس علم کا حاصل کرنا بلا اختلاف '' فرضِ کفایہ '' ہے اور اسکے مطابق عمل کرنا(یعنی تجوید کے ساتھ پڑھنا) ''فرضِ عین '' ہے ۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں : اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو '' فرضِ عین '' ہے ۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے

سبق نمبر 02

س: قرآن مجید کی فضیلت پر احادیث مبارکہ مع ترجمہ بیان فرمائیے ؟

ج: {1}... ''خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ'' تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے.

{2}... '' اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ'' افضل عبادت قرآن پاک کی تلاوت ہے.

{3}...`مَنْ قَرَءِ مِنَ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا فَلَہ ` عَشْرُ حَسَنَاتٍ''جس شخص نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں

س: قرآن پاک کو خلاف تجوید پڑھنے کی وعید بیان کیجیے ؟

ج: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں : : رُبَّ قَارِئٍ لِّلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ، بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ (غلط پڑھنے کی وجہ سے) قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے ۔

س: کتنی تجوید سیکھنا فرض عین ہے ؟

ج: اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ ر حمۃُالرحمن فرماتے ہیں : '' اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرضِ عین ہے ۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔

س: جس سے حروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے ؟

ج: جس سے حرُوف صحیح ادا نہیں ہوتے اس کے لئے تھوڑی دیر مشق کرلینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن کوشش کرے اور صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتاہے تو فرض ہے کہ (نماز) اس کے پیچھے پڑھے ، یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتاہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اِس کی اپنی نماز ہو جائے گی ۔ آج کل کا فی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ یاد رکھئے ! اس طرح نمازیں برباد ہو تی ہیں ۔

سبق نمبر 03

س: کیا تجوید کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے ؟ بیان کیجیے:

ج: جی ہاں تجوید کا ثبوت قرآن حدیث میں موجود ہے . قرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے :

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاؕ(۴) (پ : ۲۹، المزّمل : ۴) ترجمۂکنزالایمان : اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ اور حضرت سَیِّدُنا حُذَیْفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا : ''اِقْرَءُ واالْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِھَا'' قرآن پاک کو عرب کے لب ولہجہ اور ان کی آوازوں میں پڑھو۔

س: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ترتیل کہ کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

ج: امیرالمومنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا کہ ''ترتیل کے کیا معنی ہیں ؟ تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا : ''تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَۃُ الْوُقُوْفِ'' ترتیل حروف کو عمدگی سے (مخارج و صفات کے ساتھ) ادا کرنا اور وقف کی جگہوں کو پہچاننے کا نام ہے۔

س: تجوید کہ بارے میں علامہ جزری علیہ الرحمہ کہ اشعار مع ترجمہ بیان کیجیے:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَّازِم مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِم

(تجوید کا حاصل کرنا ضروری اور لازمی ہے جو قرآن کریم کو تجوید سے نہ پڑھے وہ گناہ گار ہے ۔)

لِاَنَّہٗ بِہِ الْاِلٰہُ اَنْزَلَا وَھٰکَذَا مِنْہُ اِلَیْنَا وَصَلَا

(اس لئے کہ قرآن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور اسی طرح (یعنی تجوید کے ساتھ) حق تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے ۔)

س: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے تجوید کا انکار کرنے والے کہ متعلق کیا فرمایا ہے ؟

ج: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا : بلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح حُرُوف ہو اور غلط خوانی سے بچے ''فرضِ عین'' ہے ۔ بزازیہ وغیرہ میں ہے ''اَللَّحْنُ حَرَامٌ بِلَاخِلَافٍ''(لحن سب کے نزدیک حرام ہے) جو اسے بدعت کہتا ہے اگر جاہل ہے تو اسے سمجھا دیا جائے اور دانستہ (تجوید کی فرضیت جانتے ہوئے) کہتا ہے تو کفر ہے کہ فرض کو بدعت کہتا ہے۔

سبق نمبر 04

س: خوش آوازی کہ ساتھ قرآن پاک پڑھنے کا حکم بیان کیجیے ؟

ج: قرآنِ مجید ، فرقانِ حمید کو خُوش آوازی سے پڑھنا امرِ زائد مُستَحسن (پسندیدہ، اچھا) ہے۔

س: خوش آوازی کہ ساتھ قرآن پڑھنا کب مکروہ اور کب حرام ہے تفصیل کی ساتھ بیان کیجیے؟

ج: ایسی خوش آوازی جس سے قواعدِ تجوید بگڑیں ممنوع ہے ۔ لحن خفی لازم آئے تو مکروہ اور اگرلحن جلی لازم آئے تو حرام ہے ۔ پڑھنے اور سننے دونوں کا ایک حکم ہے ۔

س: خوش آوازی کی اہمیت پر کوئی ایک حدیث شریف مع ترجمہ بیان کیجیے ؟

ج: سیدُالمرسلین، شفیعُ المذْنِبِیْن، رحمۃٌللعالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے : '' زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ ''قرآن کواپنی آوازوں سے زینت دو ۔

س: آداب تلاوت کہ متعلق کوئی تین مدنی پھول ارشاد فرمائیے ؟

ج: *… قرآن مجید پڑھنے سے پہلے مسواک کر لیجئے کیونکہ مسواک حُروف کی صاف ادائیگی میں اور منہ کی پاکیزگی میں بہت مفید ہے۔

تلاوت کے آغازمیں تعوّذ پڑھنامستحب ہے اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سُنّت، ورنہ مستحب ۔

باوُضو، قبلہ رُو، اچھے کپڑے پہن کر (خُوشبُو لگاکر) تلاوت کرنا مستحب ہے ۔ حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں : عمدہ خوشبو لگانے سے عَقْل بڑھتی ہے۔

س : ختم قرآن کو مسنون (سنت) طریقہ بیان کیجیے:

ج: ختمِ قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ سورۃُالناس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اورسورۂ بقرہ سے '' اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ''تک پڑھے اور اس کے بعد دُعا مانگے کہ یہ سُنّت ہے ۔

سبق نمبر 06

س: لحن کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجیے ؟

ج: لحن کے لغوی معنی : غلطی ، لب ولہجہ

اصطلاحی معنی : اصطلاحِ قُرّاء میں '' لحن '' سے مراد''قرآن کریم کو تجوید کے خلاف پڑھنا''ہے

س: لحن کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں ؟

ج: لحن کی بنیادی طور پر 2 اقسام ہیں (1) لحن خفی (2) لحن جلی

س: لحنِ جلی کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور حکم بیان کیجئے ؟

ج: لحنِ جلی بڑی اور ظاہر غلطی کو کہتے ہیں ۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُالرحمن ''فتاویٰ بزازیہ '' کے حوالے سے فرماتے ہیں : اَللَّحْنُ حَرَامٌ بِلاَخِلاَفٍ'' (لحن سب کے نزدیک حرام ہے) ۔

س: لحن جلی کن کن صورتوں میں واقع ہو تی ہیں ؟ مثالیں دے کر وضاحت کیجئے ؟

ج: (1)...ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا ۔ مثلاً ''وَالتِّیْنِ'' کو ''وَالطِّیْنِ'' پڑھنا ۔ (2)... ساکن کو مُتَحرّک جیسے ''جَمْعًا'' کو '' جَمَعًا'' اور متحرک کو ساکن '' کَتَبَ اللهُ'' کو''کَتْبَ اللهُ'' پڑھنا ۔ (3) ...حرکت کو حرکت سے بدل دینا جیسے ''اَرَءَیْتَ ''کو ''اَرَءَیْتُ'' پڑھنا ۔ (4) ...کسی حرف کو بڑھا دینا جیسے ''خَلَقَ'' کو ''خَلَقَا ''یا گھٹادینا جیسے '' لَمْ یُوْلَدْ'' کو ''لَمْ یُلَدْ''پڑھنا ۔

س: لحنِ خفی کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور حکم بیان کیجئے ؟

ج: لحنِ خفی چھوٹی اور پو شید ہ غلطی کو کہتے ہیں یعنی ان قواعد کا ترک کر دیناجو تحسینِ حُروف سے تعلق رکھتے ہیں ، لحن خفی سے معنی فاسدیعنی بگڑتے نہیں ۔ لحنِ خفی مکروہ ہے شرعاًاس غلطی سے بچنا مستحب ہے ۔

س: لحن خفی کن کن صورتوں میں ہو تی ہیں ؟ کوئی مثال دے کر وضاحت کیجئے ؟

ج: لحنِ خفی صفاتِ عارضہ میں غلطیاں کرنے سے پیدا ہوتی ہے مثلاً : اِدغام، اِقلاب، اِخفاء ، مدّات وغیرہ میں غلطی کرنا ۔

سبق نمبر 07

س: تعوذ کی تعریف ، محل اور حکم بیان کیجئے ؟

ج: تعریف :'' تَعَوُّذْ'' ان کلمات کو کہتے ہیں جن کلمات کے ذریعے شیطان سے پناہ مانگی جائے جیسے ''اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' ۔ اِس کو '' اِسْتِعَاذَہ ''بھی کہتے ہیں ۔

حکم : قُرآن شریف کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے استعاذہ شرعاًمستحب ہے.

تعوذ کا محل یعنی پڑھنے کی جگہ ابتدائے قراء ت ہے ۔ اگر درمیانِ قراء ت میں کوئی کلامِ اجنبی (وہ کلام جس کا تعلق قراء تِ قرآن سے نہ ہو) ہو گیااگرچہ سلام کا جواب ہی کسی کو دیا ہو تو پھر تَعَوُّذْ دوبارہ پڑھنا چاہیئے ۔

س: تسمیہ کی تعریف ، محل اور حکم بیان کیجئے ؟

ج: ’’بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم‘‘ پڑھنے کو تسمیہ کہتے ہیں۔

سوائے سورت توبہ کے ہر سورت کے شروع میں تسمیہ ضرورپڑھنا چاہیے کہ مستحب ہے ۔

س: تلاوت شروع کرنے میں ابتداء اور وسط کی صورتیں اور ہر ایک کا حکم بیان کیجئے ؟

ج : جب کلامِ پاک کی تلاوت کا آغاز کیا جائے تو قراء ت کی ابتداء ، شروعِ سورت سے ہو گی یا سورت کے وسط(درمیان) سے یا دورانِ قراء ت کسی دوسری سورت کا آغاز ہوگا ۔ اس لحاظ سے ان کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں :

- ٭... ابتدائے قراء ت ، ابتدائے سورت ۔ (تعوذ و تسمیہ دونوں ضروری ہیں پڑھنا)
- ٭... درمیانِ قراء ت ، ابتدائے سورت۔ (صرف تسمیہ پڑھنا ضروری ہے)
- ٭... ابتدائے قراء ت ، درمیانِ سورت (تعوذ ضروری ہے تسمیہ چاہیں پڑھیں یا نہیں)

س: ابتدائے تلاوت میں تعوذ اور تسمیہ کے وصل و فصل کی کتنی صورتیں بنتی ہیں ۔ ہرایک کی تعریف مع امثلہ بیان کیجئے ؟

ج: تلاوت کا آغاز ابتدائے سورت سے ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللہ کے وصل (یعنی ملاکر پڑھنے) اور فصل (یعنی جدا کر کے پڑھنے) کے لحاظ سے چار صورتیں بنتی ہیں اور چاروں صورتیں جائز ہیں :

{1} وصل کل (سب کو ملانا): تعوذ اور تسمیہ کو سورت کے ساتھ ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا ۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ہُوَ اللہ اَحَدٌ

{2}فصل کل (یعنی تمام کو جدا کر کے پڑھنا: تعوذ ، تسمیہ اور سورت کو علیحدہ پڑھنایعنی ہر ایک پر وقف کرناجیسے اَعُوْذُ بِاللہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ o بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ o قُلْ ہُوَ اللہ اَحَدٌ

{3}وصلِ اوّل فصل ثانی (پہلے کوملانااور دوسرے کو جداکرنا): تعوذ اور تسمیہ کو ایک ہی سانس میں پڑھنااور سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ o قُلْ ہُوَ اللہ اَحَدٌ

{4}فصلِ اوّل وصلِ ثانی (پہلے کوجداکرنااور دوسرے کو ملانا) تعوذ کوجُدا کرنا، تسمیہ اورسورت کو ایک ہی سانس میں ملاکر پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ o بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ ہُوَ اللہُ اَحَدٌ ۚ

س: تلاوت کے درمیان اگر سورت آجائے تو اس کی کتنی صورتیں بنتی ہیں ؟

ج: تلاوت کہ درمیان اگر سورت آ جائے تو اس کی چار صورتیں ہیں۔ ان میں سے تین جائز اور ایک ناجائز ہے۔

{1}وصل کل (سب کو ملانا) پچھلی سورت کی آخری آیت اور تسمیہ اوراگلی سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔ جیسے وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ(۱)

{2} فصل کل (سب کو جدا کر کہ پڑھنا) پچھلی سورت کی آخری آیت اور تسمیہ اوراگلی سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو الگ الگ پڑھنا۔ جیسے وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ(۱)

{3}فصلِ اوّل وصلِ ثانی (پہلے کوجداکرنااور دوسرے کو ملانا): پہلی سورت کی آخری آیت کو جُدا اور تسمیہ اوردوسری سورت کی پہلی آیت کو ملاکر ایک سانس میں پڑھنا۔ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝(۵) بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ(۱)

{4} ناجائز صورت وصلِ اوّل فصل ثانی (پہلے کوملانااور دوسرے کو جداکرنا) سورت کی آخری آیت اورتسمیہ کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنااور اگلی سورت کی پہلی آیت کو جُدا کرنایعنی الگ سانس میں پڑھنا جیسی وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ(۱)

س: تلاوت کا آغاز اگر درمیانِ سورت سے ہو تو اس کی کتنی صورتیں بنتی ہیں ؟

ج: اگرابتدائے تلاوت ، درمیانِ سورت سے ہوتو تعوذ پڑھناضروری (مستحب) ہے تسمیہ چاہے پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ اگر تسمیہ پڑھی جائے تو اس کی بھی چار صورتیں ہیں جن میں سے دوجائز اوردوناجائز ہیں ، ان کی تفصیل درج ذیل ہے

جائز صورتیں : {1}... فصل کل {2}... وصلِ اوّل فصل ثانی

ناجائز صورتیں : {1}... وصل کل {2}...فصلِ اوّل وصلِ ثانی

جائز صورتیں

{1}...فصل کل : تعوذ اور تسمیہ اور آیت کو جُدا جُدا تین سانسوں میں پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ o بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ o ہُوَاللہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ج

{2}...وصلِ اوّل فصل ثانی : تعوذ اور تسمیہ کو ملا دینا جب کہ آیت کو جدا کردینا ۔ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo ہُوَاللہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ج

ناجائز صورتیں

{1}... وصل کل : تعوذ اور تسمیہ اور آیت کوملا دینا ۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ

{2}...فصلِ اوّل وصلِ ثانی : تعوذکو علیحدہ کرنا اور تسمیہ اور آیت کوملاکر ایک ہی سانس میں پڑھنا ۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ

س: درمیانِ تلاوت سورہ توبہ شروع کرنے کی کتنی وجہیں بنتی ہیں ؟

ج: سُوْرَۃُ الانفال یا کسی سورۃ کو ختم کرکے جب سورۃ توبہ شروع کی جائے تو تین جائز وجہیں بنتی ہیں :

⋆...وقف ⋆ ... وصل ⋆ ... سکتہ

⋆ وقف ... جیسے اِنَّ اللہَ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمٌ (وقف) بَرَآءَ ۃٌ مِّنَ اللہِ

⋆ وصل... جیسے اِنَّ اللہَ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمٌ بَرَآءَ ۃٌ مِّنَ اللہِ

⋆ سکتہ...جیسے اِنَّ اللہَ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمٌ (سکتہ) بَرَآءَ ۃٌ مِّنَ اللہِ

سبق نمبر 08

س: مخرج کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کیجیے ؟

ج: مخر ج کا لُغوی معنی : مخرج کا لُغوی معنی ہے ’’نکلنے کی جگہ ‘‘

مخر ج کا اصطلاحی معنی : اصطلاح تجوید میں منہ کے وہ حصّے جہاں سے حروف ادا ہوتے ہیں ۔ اُسے ’’ مخرج‘‘ کہتے ہیں

س: مخرج کی اقسام مع تعریفات بیان کیجیے؟

ج: بنیادی طورپرمخارج کی دو قسمیں ہیں

مخارجِ مُحقَّقَہ کی تعریف : جومخارج حلق ، لسان اور شفتین میں ہوں انہیں مخارج محققہ کہتے ہیں **مخارجِ مُقَدَّرَہ کی تعریف** : وہ مخارج جن کا تعلق حلق، لسان اور شفتین سے نہ ہوں جیسے جوف دہن اور خیشوم ان کو مخارج مقدرہ کہتے ہیں۔

س: حلقی مخرج کتنے ہیں نیز ان سے ادا ہونے والے حروف مع لقب بیان کیجیے:

ج: حلقی مخارج : حلق میں تین مخارج ہیں :

{1}اقصائے حلق پہلا مخرج : '' اقصائے حلق'' حلق کا وہ آخری حِصَّہ جو سینے کی طرف ہے ۔ اس سے ''ء ، ھ'' ادا ہوتے ہیں

{2}وسط حلق دوسرا مخرج : ''وسِطِ حلق'' حلق کا درمیانی حصہ اس سے ''ع ، ح'' ادا ہوتے ہیں

{3}ادنائے حلق تیسرا مخرج : ''ادنائے حلق''حلق کا وہ ابتدائی حِصّہ جو مُنہ کی طرف ہے اس سے ''غ ، خ''ہوتے ہیں ۔ ان چھ حرُوف کو'' حرُوفِ حلَقیہ '' کہتے ہیں

س: لسانی مخارج کتنے ہیں ؟ اور ان سے کتنے حروف ادا ہوتے ہیں نیز زبان کہ حصوں کہ نام بیان کیجیے ؟

ج: لسانی مخارج: ' لسان '' زبان کو کہتے ہیں ۔ اس میں دس۱۰ مخارج پائے جاتے ہیں جن سے اٹھارہ۱۸ حرُوف اداہوتے ہیں ۔ زبان کہ حصوں کہ مندرجہ ذیل نام ہیں .

- اصلِ لسان
- اقصائے حافہ لسان
- ادنائے حافہ لسان
- وسط لسان
- بطن لسان
- رأس لسان
- ظاہر لسان
- طرف لسان

س: دانتوں کہ نام اور اقسام کی وضاحت کیجئے:

ج : دانتوں کی چھ اقسام ہیں:

{۱}...ثنایا: سامنے والے دو اوپر اور دو نیچے والے کل چار دانت، اوپر والے دانتوں کو ''ثنایاعلیا'' اور نیچے والے دانتوں کو ''ثنایا سُفلٰی'' کہتے ہیں ۔

{۲}...رُباعیات: ثنایاکے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار دانت.

{۳}... اَنیاب: (نوکیلے دانت) رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار دانت.

{۴}...ضواحِک: (ہسنے والے) انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار داڑھیں.

{۵}...طواحن: ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں.

{۶}...نواجز: (پکڑنا) طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار داڑھیں ہیں.

س : ج ش ی کا مخرج مع لقب بیان کیجیے ؟

ج: وسطِ لسان اوراس کے مقابل کاتالو'' اس سے ''ج ، ش ، ی'' غیر مدّہ اداہوتے ہیں ۔ ان حروف کو '' حُرُوفِ شَجَرِیَّہ'' کہتے ہیں ۔

س : ض کا مخرج مع لقب بیان کیجیے ؟

ج: حا فہ لسان (یعنی زبان کا وہ بغلی کنارہ جو داڑھوں کے مقابل ہے) اوردائیں یابائیں داڑھوں کی جڑیں ۔ اس سے حرف ''ض''ادا ہوتاہے ۔ اس کو ''حرفِ حافیَۃ'' کہتے ہیں ۔

س: ل کا مخرج مع لقب بیان کیجیے ؟

ج: طرفِ لسان مع ا دنائے حافہ اور ضواحک سے ثنایاتک مقابل کے مسوڑھے ۔ اس سے '' ل'' ادا ہوتاہے ۔ان کو حرف طرفیہ یا ذلقیہ کہتے ہیں۔

س : شفوی مخارج بیان کیجیے ؟

ج: ثنایا علیاکے کنارے اورنچلے ہونٹ کا تر حِصّہ ۔ اس سے ''ف'' ادا ہوتا ہے ۔

دونوں ہونٹ ۔ یہاں سے تین حرُوف ادا ہوتے ہیں ۔ ''ب، م، وغیر مدّہ'' ان کی ادائیگی کی تفصیل کچھ یوں ہے :

(1)... دونوں ہونٹوں کے تر حصّے سے ’’ ب ‘‘ ادا ہوتا ہے ۔

(2)...دونوں ہونٹوں کے خشک حصّے سے ’’ م ‘‘ اداہوتا ہے ۔

(3)...دونوں ہونٹوں کو گول کرکے ناتمام ملانے سے ’’و‘‘غیر مدّہ ادا ہوتا ہے ۔ ’’ف، ب، م، و‘‘ کو’’حروفِ شَفوِیَّہ‘‘ کہتے ہیں ۔

س: حروف نطعیہ کا مخرج بیان کریں ؟

ج: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑیں ۔ اس سے ’’ط ، د ، ت‘‘ ادا ہوتے ہیں ۔ ان حروف کو’’حروف نِطْعِیَّہ ‘‘ کہتے ہیں ۔

س: حروف لثویہ کا مخرج بیان کریں ؟

ج: زبان کا سرا اور ثنایا علیاکے اندرونی کنارے ۔ اس سے ’’ظ، ذ، ث‘‘ اداہوتے ہیں ۔ ان حروف کو’’حروف لِثَوِیَہ ‘‘ کہتے ہیں ۔

س : تعداد مخارج میں ائمہ اختلاف بیان کریں ؟

ج: مخارج کی تعداد کے بارے میں ائمہ قُراء کا اختلاف ہے : *امام خلیل بن احمد فراہیدی اور اکثر قُرّاء کے نزدیک سترہ ۱۷ مخارج ہیں ۔ * امام سِیبَوَیْہ کے نزدیک سولہ ۱۶ مخارج ہیں ۔ * امام فرّاء بن زیاد کے نزدیک چودہ ۱۴ مخارج ہیں ۔ لیکن مختاریعنی پسندیدہ مذہب سترہ کا ہے ۔

سبق نمبر 09

س : صفت کی اہمیت بیان کیجئے ؟

ج: جس طرح بغیر مخرج کے حرف ادا نہیں ہوسکتا اسی طرح بغیرصفات کے حرف کامل ادا نہیں ہوسکتا ۔ جس طرح حرُوف کے مخارج الگ الگ ہیں ، اسی طرح ہر حرف میں پائی جانے والی صفات بھی جُدا جُدا ہیں ۔ صفات کے ساتھ حرف کو ادا کرنے سے ایک ہی مخرج کے کئی حرُوف آپس میں جدُا اور مُمتاز ہوجاتے ہیں ۔

صفت کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان کیجئے ؟

ج: صفت کا لغوی معنی : صفت کا لغوی معنی ہے '' مَا قَامَ بِشَّیْ ئٍ ''جو کسی شے کے ساتھ قائم ہو ۔

صفت کا اصطلاحی معنی : اصطلاح تجوید میں '' صفت '' حرف کی اس حالت یا کیفیّت کو کہتے ہیں جس سے ایک ہی مخرج کے کئی حُروف آپس میں جُدا اور ممتاز ہوجاتے ہیں ۔ مثلاً حرف کا پُر یا باریک ہونا آواز کا بلند یا پست ہونا ، قوی یا ضعیف ہونا، نرم یا سخت ہونا وغیرہ جیسے ''ص'' اور''س''اِن کا مخرج توایک ہے مگر ''ص'' صفتِ استعلاء اور اطباق کی وجہ سے پُر اور ''س'' صفتِ استفال اور انفتاح کی وجہ سے باریک پڑھا جاتا ہے ۔

صفات کی کتنی قسمیں ہیں تعداد مع تعریفات بتایئے ؟

ج: صفات کی دو قسمیں ہیں : {۱} صفاتِ لازمہ {۲} صفاتِ عارضہ

ج: صفات لازمہ کی تعریف: حرف کی وہ صفات جو حرف کے لئے ہروقت ضروری ہوں اور ان کے بغیر حرف ادا نہ ہوسکے یا حرف ناقص اداہو ۔ مثلاً ''ظ'' میں صفتِ استعلاء اور اطباق ادانہ کی جائے توحرف ''ظ''ادا ہی نہیں ہوگا ۔ حرف کو صفات لازمہ کے ساتھ ادا نہ کرنے سے لحن جلی واقع ہوتی ہے

صفات عارضہ کی تعریف :حرف کی وہ صفات جو حرف کے لئے کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں ان کے ادانہ کرنے سے حرف ادا ہوجاتاہے لیکن حرف کی تحسین باقی نہیں رہتی ۔ مثلاًرا مفتوحہ کو باریک پڑھنا وغیرہ ۔

سبق نمبر 10

س : صفات لازمہ کی تعداد اور اقسام بیان کریں ؟

ج: صفات لازمہ 17 ہیں ۔

صفاتِ لازمہ کی دو قسمیں ہیں : (1)صفاتِ لازمہ متضادہ (2) صفاتِ لاز مہ غیرِ مُتَضادہ

س: صفات لازمہ متضادہ کی تعریف بیان کریں ؟

ج: صفاتِ لازمہ متضادہ وہ صفات ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضدہوں جیسے '' ہمس ''کی ضد'' جہر '' اور'' شدّت ' ' کی ضد '' رخاوت '' ہے ۔

س : صفات لازمہ متضادہ کتنے ہیں ان کہ نام بتائیں ؟

ج: صفاتِ لازمہ مُتَضادہ دس۱۰ ہیں ۔ جن میں سے پانچ ، پانچ کی ضد ہیں ۔

{1}...ہمس {2} ... جہر

{3}...شدّت {4} ... رخاوت

{5}... استعلاء {6} ... استفال

{7}... اطباق {8} ... انفتاح۔

{9}... اذلاق {10}... اصمات

س: صفات لازمہ متضادہ میں سے کسی تین صفات کی تعریف مع طریقہ ادائیگی بیان کیجیے ؟

(1)...ہمس : لغوی معنی : ’’پستی ‘‘ ۔ اصطلاحی معنی : اصطلاحِ تجویدمیں ’’ضعف کی وجہ سے آواز کے پست ہونے ‘‘ کو کہتے ہیں ۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ’’ حُرُوفِ مہموسہ ‘‘کہتے ہیں اور یہ دس۱۰ ہیں جن کا مجموعہ ’’فَحَثَّہ شَخْصٌ سَكَتْ ‘‘ ہے ۔

طریقۂ ادائیگی : حُرُوفِ مہموسہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اس قدر ضعف یعنی کمزوری سے ٹھہرتی ہے کہ سانس جاری رہتا ہے اور آواز پست ہو جاتی ہے ۔

(2)...جہر : یہ صفت ہمس کی ضد ہے ۔ لغوی معنی : ’’بلندی ‘‘اصطلاحی معنی : اصطلاحِ تجویدمیں ’’ قُوَّت کی وجہ سے آواز کے بلند ہونے ‘‘ کو کہتے ہیں ۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ’’ حُرُوفِ مجہورہ‘‘ کہتے ہیں ۔ حروف مہموسہ کے علاوہ باقی انیس ۱۹ حروف مجہورہ ہیں ۔

طریقۂ ادائیگی : حُرُوفِ مجہورہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اس قدر قُوَّت سے ٹھہرتی ہے کہ اس کے اثر سے سانس کا جاری ہونا موقوف ہوجاتاہے اور آواز بلند ہوجاتی ہے ۔

(3)...شدّت : لغوی معنی : ’’سختی‘‘ اصطلاحی معنی : اصطلاحِ تجوید میں ’’ قُوَّت کی وجہ سے آواز کے سخت ہونے ‘‘ کو کہتے ہیں ۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ’’حُرُوفِ شدیدہ‘‘ کہتے ہیں اور یہ آٹھ۸ ہیں جن کا مجموعہ’’ أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ‘‘ ہے ۔

طریقۂ ادائیگی : حُرُوفِ شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اتنی قوّت سے ٹھہرتی ہے کہ فوراً بند ہوجاتی ہے اورسخت ہوجاتی ہے ۔

سبق نمبر 11

س: صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی تعریف بیان کیجیے ؟

ج: صفاتِ لاز مہ غیرِ مُتَضادہ وہ صفات ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد نہ ہوں۔

س: صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی تعداد مع نام بتائیے ؟

ج: صفاتِ لازمہ غیرِ مُتَضادہ سات 7 ہیں : (ا) صفیر (۲) قلقلہ(۳) لین (۴) انحراف (۵) تکریر (۶) تفشی (۷) استطالت ۔

س: صفاتِ لازمہ غیر متضادہ میں سے کسی تین صفات کی تعریف مع طریقہ ادائیگی بیان کیجیے ؟

ج: (1)...صفیر : لغوی معنی '' سیٹی '' ، اصطلاحی معنی : اصطلاحِ تجویدمیں ''سیٹی کی طرح تیز آواز '' کو کہتے ہیں ۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''حُرُوفِ صَفِیرِیَہ'' کہتے ہیں ۔

طریقۂ ادائیگی : حُرُوفِ صفیریہ کو اداکرتے وقت سیٹی کی طرح تیز آواز نکلتی ہے جیسے اَلصَّلٰوۃُ میں ''ص''، حُرُوفِ صفیریہ تین ہیں اور وہ یہ ہیں : '' ص، ز، س'' ۔

(2)...قلقلہ : لغوی معنی : '' جنبش ''اصطلاحی معنی : اصطلاحِ تجویدمیں '' حرف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش کے ہونے '' کو کہتے ہیں ۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''حُرُوفِ قَلْقَلَہ''کہتے ہیں ۔

طریقۂ ادائیگی : حُرُوفِ قلقلہ کو اداکرتے وقت ان کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے ۔ حُروفِ قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ '' قُطُبُ جَدٍّ'' ہے ۔

(3)...لین : لغوی معنی'' نرمی ''اصطلاحی معنی : اصطلاحِ تجویدمیں '' حُرُوف کو نرمی سے اداکرنے '' کو کہتے ہیں ۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''حُرُوفِ لین''کہتے ہیں ۔

طریقۂ ادائیگی : حُرُوفِ لین کو ان کے مخرج سے نرمی کے ساتھ جھٹکے کے بغیر، اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ اگر دراز کرنا چاہیں تو کرسکیں ۔ جیسے ''خَوْفٍ، قُرَیْشٍ'' حُرُوفِ لین دو۲ ہیں اور وہ یہ ہیں : '' و''اور '' ی''ساکن ماقبل مفتوح ۔

سبق نمبر 11

صفات عارضہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟ ان کہ نام بتائیے ؟

ج: صفات لازمہ غیر متضادہ ست 07 ہیں ۔ (ا) صفیر (۲) قلقلہ (۳) لین (۴) انحراف (۵) تکریر (۶) تفشی (۷) استطالت ۔

س: صفاتِ عارضہ بالصّفت کی تعریف بیان کیجئے ؟

ج: صفتِ عارضہ کا سبب '' صفتِ لازمہ'' ہوتواسے ''صفتِ عارضہ بالصفت '' کہتے ہیں ۔ جیسے حرف کا پُرہونا بوجہِ استعلاء کے ۔ مثلاًمِرۡصَادٍ اس مثال میں ر کو پُر پڑھنا صادکی استعلاء کی وجہ سے ہے ۔

س : صفاتِ عارضہ بِالۡحرف کی تعریف بیان کیجئے ؟

ج: وہ صفت جس کا سبب کوئی دوسرا حرف ہو جیسے نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف اخفاء میں سے کسی حرف کے آجانے کی وجہ سے اخفاء جیسے اَنۡفُسِکُمۡ میں نون ساکن کے بعد حرف اخفاء میں سے ''ف '' آجانے کی وجہ سے اخفاء ہوا ہے جو کہ صفات عارضہ میں سے ہے ۔

س: صفاتِ عارضہ مع تعریفات و امثلہ بیان کیجئے ؟

مشہور صفاتِ عارضہ مندرجہ ذیل ہیں :

★... تفخیم : حرف کو پُرپُرپڑھنا جیسے اسمِ جلالت اللہ کا''ل'' ۔

★... ترقیق : حرف کو باریک پڑھنا جیسے رِجَالٌ کی ''ر'' ۔

★... تحقیق : حرف کو خُوب واضح اور صاف پڑھنا جیسے ءَ اَنۡذَرۡتَھُمۡ ۔

★... تسھیل : تحقیق اور ابدال کی درمیانی حالت ءَ اَعۡجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ۔

★... ابدال : حرف کو بدلنا جیسے اٰلۡئٰنَ اصل میں ءَاَلۡئٰنَ تھا دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل دیا گیا

★...اثبات : حرف کا باقی رکھنا جیسے یَمْحُ اللہ کو وقف میں یَمْحُوْ پڑھنا ۔

★...حذف : حرف کو ختم کرنا جیسے یَمْحُ اللہ کی واو کو وصل میں حذف کر دینا ۔

★...اظہار : ظاہر کرنا جیسے اَنْعَمْتَ ۔

★...اخفاء : چھپانا جیسے اَنْتَ ۔

★...ادغام : ملانا جیسے مَنْ یَّنْظُرُ ۔

★...اقلاب : بدلنا جیسے مِنْ ◌ْ مبعْد ۔

★...ادغامِ شفوی : میم ساکن کو دوسری میم میں مدغم کرنا جیسے فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۔

★...اخفائِ شفوی : میم ساکن کو اسکے مخرج میں چھپا کر پڑھنا جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۔

★...اظہارِ شفوی : میم ساکن کو اس کے مخرج سے ظاہر کر کے پڑھنا جیسے اَلْحَمْدُ ۔

★...امالہ : الف کو یا کی طرف اور زبر کو زیر کی طرف مائل کرکے پڑھنا جیسے مَجْرٖهَا ۔

★...مد : کھینچنا جیسے جَآءَ ۔

★...غُنہّ : ناک میں آواز لے جانا جیسے انت ۔ اِنَّ

مرشدی عطار پر

نور کی برسات ہو

دعوت اسلامی زندہ آباد